غوث بہار
(۱۹۵۲ء-۲۰۱۸ء)

غوث بہار بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ایک ممتاز بلوچی شاعر، ادیب، محقق اور ماہرِ لسانیات تھے۔ ان کا پورا نام غوث بخش بہار تھا۔ وہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے ساحلی شہر اورماڑہ سے تعلق رکھتے تھے۔ غوث بہار نے اپنی زندگی بلوچی زبان وادب کی ترقی، ترویج اور حقوق کے لیے وقف کردی۔ انھوں نے بلوچی ادب میں ہائیکو اور دیگر اصناف میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

غوث بہار بلوچی زبان کے جدید اور ترقی پسند ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں قومی شعور اور ترقی پسندی نمایاں نظر آتی ہے۔ انھوں نے بلوچی زبان میں انقلابی اور سماجی شعور سے بھرپور شاعری کی۔ بلوچی شاعری میں جدید رجحانات کو فروغ دیا۔ وہ بلوچی زبان کے ایک کہنہ مشق ماہرِ لسانیات تھے۔ ان کا مشہور افسانہ ''محشر'' ہے، جسے اردو میں غنی پرواز نے ترجمہ کیا۔ یہ افسانہ انسانی نفسیات، سماجی مسائل اور قومی شعور کو اجاگر کرتا ہے۔ انھوں نے بلوچی ادب کی کئی شاہ کار تحریروں کا ترجمہ بھی کیا۔ غوث بہار نے بلوچی زبان پر تین کتابیں، متعدد مضامین، مقالے اور تحریریں شائع کیں جو بلوچی زبان کی ترقی کی ضامن ہیں۔ انھوں نے ترجمہ کی کتابیں اور بلوچی زبان میں افسانوں کے مجموعے شائع کیے اور بلوچی ادب اور سماج کی خدمت کسی صلے اور ستائش سے بالاتر ہو کر کی۔

غوث بہار کی زندگی جدوجہد، قید و بند اور ادبی خدمات سے بھرپور ہے۔ اُن کا انتقال ۲۰۱۸ء میں ہوا۔

www.ilmkidunya.com

سبق: ۷

محشر

تدریسی مقاصد:

- ☆ بلوچی ادب اوراس کے اردو ترجمے کی اہمیت سے روشناس ہونا
- ☆ افسانے کے پلاٹ اوراہم واقعات کوترتیب سے بیان کرنا
- ☆ افسانہ ''محشر'' کے کرداروں اوران کی نفسیاتی کیفیات کاادراک کرنا
- ☆ افسانے میں بیان کردہ فکراورانسانی جذبات واحساسات سے آشنائی حاصل کرنا

www.ilmkidunya.com

دوپہر کا وقت تھا،سورج سوا نیزے پر کھڑا تھا۔گرمی کی شدت نے چیونٹیوں اور پرندوں سے لے کر چیتوں اور ہاتھیوں تک کو پریشان کررکھا تھا۔جہاں تک نگاہیں پہنچ سکتی تھیں،دنیاایک چٹیل میدان نظرآرہی تھی اورزمین ایک تپتے ہوئے توے کی مانند تھی۔

یکا یک دُور سے ایک گرد اُٹھتی ہوئی نظرآنے لگی۔یوں لگتا تھاجیسے کوئی جاندار آرہا ہےلیکن یہ جاننامشکل تھاکہ وہ کوئی حیوان تھا،انسان تھایاسواری کے ساتھ کوئی انسان!اونچی عمارت کے دروازے کے سامنے کھڑے خوش شکل اورقدآور سفید پوش نوجوان کی نگاہیں اسی گرد پر لگی ہوئی تھیں اوروہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا،جولحہ بہ لحہ قریب سے قریب ترہوتی آرہی تھی۔

جب گردقریب پہنچی،تواس میں سے ایک ایسابوڑھا شخص نمودارہواجوپھٹی ہوئی پگڑی،پیوندوں سے اٹی ہوئی چوڑی شلوار،گریبان اور آستینوں سے عاری لمبی قمیص پہنے ہوئے تھا۔جس کا چہرہ گردآلوداور پاؤں ننگے تھے۔وہ جلدی جلدی اس عمارت کی جانب بڑھ رہا تھا۔جونہی عمارت کے سامنے پہنچااوراس میں داخل ہونے لگا،توعمارت کے پاسبان نوجوان نے اسے روکتے ہوئے کہا:''آپ پہلے کہاں تھے؟''

''میں۔۔۔میں۔۔۔سویا۔۔۔ہوا۔۔۔تھا۔''

''آپ سوئے ہوئے تھے۔لیکن کیوں؟''نوجوان نے حیرت سے پوچھا:

''کیاآپ نے صُور کی زوردارآوازنہیں سنی تھی؟''

''نہیں تو۔۔۔''بوڑھے نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔''مجھےتو کچھ بھی معلوم نہیں۔۔۔''پھر بے چینی سے نوجوان کی منت سماجت کرتے ہوئے کہا:''مجھے۔۔۔مجھےاس عمارت میں داخل ہونے دیں تاکہ کچھ آرام توکرسکوں۔۔۔اُف!کتنی گرمی ہے۔۔۔''

نوجوان کچھ مسکرایااورحیرانی سے بوڑھے کو دیکھتا رہا۔یوں لگتا تھاجیسے وہ بوڑھااس کے لیےکوئی انوکھی چیز ہو۔تھوڑی دیربعدنوجوان نے کہا،''کیاآپ کومعلوم ہے کہ آج کون سادن ہے؟''

''نہیں۔۔۔نہیں تو''بوڑھے نے جواب دیا۔ میں نے پہلے بتایا کہ میں سویا ہوا تھا۔۔۔ مجھے سورج کی تپتی ہوئی شعاعوں نے جگا دیا۔۔۔''

نوجوان کو بوڑھے پر رحم آیا کہ اس بے چارے کو کسی چیز کا احساس ہی نہیں اس لیے اس نے بتایا:''بابا آج محشر ہے، محشر!۔۔۔صبح خدا نے حساب و کتاب شروع کیا تھا۔ یہ ان لوگوں کی جگہ ہے، جنھوں نے دنیا میں اچھے کام کیے ہیں۔ اس جگہ کو جنّت کہتے ہیں۔۔۔لیکن۔۔۔ آپ تو نیند سے ابھی بیدار ہوئے ہیں۔ آپ کا حساب کتاب ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ آپ کو کس نے اس عمارت میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے۔۔۔؟''پھر کچھ دیر بعد اس نے خود ہی کہا:

''تھوڑا صبر کریں، آپ کا نام جنّتیوں کے رجسٹر میں دیکھ لوں۔۔شاید خدا نے آپ پر رحم کیا ہو اور آپ کو جنّتیوں میں شامل کیا ہو۔ بے شک وہ بڑا رحیم اور مہربان ہے۔۔۔''نوجوان رجسٹر میں اس کا نام تلاش کرنے لگا۔

''جناب! آپ کا کیا نام ہے؟''نوجوان نے دریافت کیا۔

''میرا۔۔میرا نام میرا نام کلیڈ ہے۔''

''آپ کے باپ کا نام؟''نوجوان نے ایک بار پھر دریافت کیا۔

''میرے باپ کا۔۔۔میرے باپ کا نام ٹھلو ہے جناب!''بوڑھے نے جواب دیا۔

''آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟''نوجوان نے تیسرا سوال پوچھا۔

بوڑھے نے جو پسینے سے شرابور تھا اور اپنے ننگے پاؤں گرمی کے باعث بار بار اُٹھا رہا تھا، پھر جواب دیا۔''جناب۔۔۔میں پنچیں کرز بلوچستان کا رہنے والا ہوں اور میری عمر ستّر سال ہے۔۔۔''اس نے اپنی عمر پوچھے بغیر ہی بتا دی۔

''اطمینان رکھیے۔۔۔اب آپ کا نام دیکھ لوں گا۔۔''نوجوان نے اپنی نگاہیں سامنے رکھے ہوئے رجسٹر پر ڈال دیں، جو چار اونٹوں کے بوجھ سے بھی زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ اطمینان سے اوراق اُلٹتا رہا۔۔۔مگر بوڑھا جو گرمی سے تنگ آ چکا تھا، انتظار نہ کر سکا، اس لیے اس نے پھر نوجوان سے کہا:

''میں گرمی سے مرا جا رہا ہوں۔۔۔ مجھے جنّت میں جانے دیں۔۔۔''

نوجوان نے کوئی جواب نہیں دیا اور دیر تک اوراق الٹتے رہنے کے بعد کہا:

''آپ کا نام یہاں نہیں ہے۔۔۔یعنی آپ کا نام جنّتیوں کے ناموں میں شامل نہیں ہے۔۔۔یعنی جناب! آپ جنّتی نہیں ہیں اور یہ عمارت آپ کے لیے نہیں ہے۔۔۔''

بوڑھے نے دنیا میں سُن رکھا تھا کہ محشر میں جو شخص جنّتی نہ ہو، تو اس کی جگہ دوزخ ہوگا، جو آگ اور انگاروں سے بھرا رہتا ہے۔ جب

www.ilmkidunya.com

نوجوان کے منہ سے اس نے اپنے جنّتی نہ ہونے کی بات سُنی تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ عاجزی سے نوجوان کی منت سماجت کرنے لگا۔ نوجوان کو اس پر رحم آ گیا۔ اس نے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس سے کہا: ''اُس طرف جاؤ۔۔۔ آگے کچھ مکانات نظر آئیں گے۔ شاید وہاں آپ کا نام ہو۔ بے چارہ!''

بوڑھا گرمی کے مارے پسینے سے شرابور ہوتا ہوا انجانی منزل کی جانب بھاگتا رہا اور راستے میں جب تھک جاتا تو بیٹھ کر ذرا سستا لیتا اور پھر اُٹھ کر بھاگتا رہتا۔ جب اُسے دُور سے بعض مکانات نظر آئے تو اُس نے اپنی رفتار تیز تر کر لی اور بالآخر وہاں پہنچ گیا۔ وہ مٹی اور گارے کے مکانات تھے مگر ان کے اردگرد کے مناظر خوب صورت تھے اور وہ ایک بڑی چار دیواری کے اندر واقع تھے۔ اس چار دیواری کے دروازے کے سامنے بھی ایک نوجوان کھڑا تھا۔ یہ نوجوان پچھلے نوجوان کی مانند خوش شکل اور قد آور تو نہ تھا مگر پھر بھی اچھا لگتا تھا۔ بوڑھے نے دل میں سوچا کہ شاید یہ نوجوان پچھلے نوجوان کا بھائی ہو لیکن پھر اس نے اپنا خیال خود ہی رد کر دیا۔

''نہیں یہ بھائی تو نہیں ہو سکتے، البتہ ہم پیشہ ہو سکتے ہیں۔'' جب قریب پہنچا تو نوجوان کو سلام دے کر کہا:

''بیٹے! میرے نام کو اپنے رجسٹر میں تلاش کریں۔ میں آپ کے ہم پیشہ نوجوان کے کہنے پر یہاں آیا ہوں۔ صبح میں حساب کتاب سے رہ گیا ہوں۔ خدا نے میرا نام جنتیوں کے ناموں میں شامل نہیں کیا ہے۔ شاید آپ کے رجسٹر میں میرا نام درج ہو۔ جلدی کیجیے بیٹے! جلدی کیجیے۔۔ کیوں کہ مجھے سخت گرمی لگ رہی ہے۔ میں اس شدید گرمی کو اب مزید برداشت نہیں کر سکتا میرے بیٹے!'' بوڑھا بولتا جا رہا تھا اور نوجوان حیرت سے اس کے چہرے کو تکتا ہوا سوچ رہا تھا کہ یہ بھلا کون ہو گا جو محشر کے دن بھی در بدر پھر رہا ہے۔

نوجوان ابھی تک سوچ رہا تھا کہ بوڑھے نے پھر کہا: ''میرا نام کلیڈ ہے۔ میرے باپ کا نام ٹہلو ہے۔ میری عمر ستّر سال ہے۔ میں پنچپیں کرز بلوچستان کا باشندہ ہوں۔ میں سو گیا تھا اور حساب کتاب سے رہ گیا تھا۔ آپ اپنے رجسٹر میں میرا نام تو دیکھیے۔ لیکن جلدی کیجیے کیوں کہ میں گرمی سے مرا جا رہا ہوں۔'' بوڑھے نے پوچھے بغیر اپنے تمام حالات نوجوان کے گوش گزار کر دیے۔

نوجوان اپنے رجسٹر میں اس کا نام تلاش کرنے لگا، مگر کچھ دیر بعد اس نے بوڑھے سے پوچھا:

''کیا نام بتایا آپ نے؟ کلیر! اور باپ کا نام تصلو؟ یہ نام یہاں نہیں ہے۔۔۔''

بوڑھے نے دیکھا کہ نوجوان نے اس کا نام اور اس کے باپ کا نام دونوں غلط بتائے۔ شاید رجسٹر میں بھی اس نے غلط دیکھے ہیں۔ اس لیے اُس نے اپنا نام اور اپنے باپ کا نام دونوں دوبارہ بتا دیے۔ ''میرا نام کلیڈ اور میرے باپ کا نام ٹہلو ہے، آپ یہی نام دیکھ لیں۔''

نوجوان نے پھر کلیر ولد تصلو کے نہ ہونے کا اعلان کیا۔ بوڑھے نے پھر کلیڈ ولد ٹہلو دیکھنے کی استدعا کی۔ عربی اور بلوچی کے فرق نے دونوں کو کافی پریشان کر رکھا تھا۔ کلیڈ ولد ٹہلو اور کلیر ولد تصلو کی الجھن سے بیزار ہو کر نوجوان نے مشرق کی جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''اس طرف چلے جائیے۔'' اتنا کہہ کر نوجوان نے اپنا منہ پھیر لیا۔ بوڑھا سمجھ گیا کہ وہ بیزار ہو گیا ہے اس لیے مجبوراً وہاں سے چلنے لگا مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے پوچھا:

www.ilmkidunya.com

''یہ بتایئے کہ اس جگہ کا کیا نام ہے، جہاں پچھلی جگہ کی طرح میرا نام نہیں ہے۔''

''بابا! اس جگہ کو 'اِعراف' کہتے ہیں۔'' نوجوان نے غصے سے جواب دیا۔

''یہ اُن لوگوں کی جگہ ہے جو یہاں چند سال گزارنے کے بعد جنّت میں جاتے ہیں۔۔۔ یہاں آپ کا نام نہیں ہے۔ میری جان چھوڑیے بابا! اب چلے جایئے یہاں سے۔۔۔''

بوڑھا مشرق کی طرف روانہ ہوا اور بے بسی اور مجبوری سے شدید گرمی میں بھاگتا رہا۔ اسی امید پر کہ شاید کبھی کوئی سایہ مل جائے۔ اُس نے دُور سے ایک آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ آگ کے شعلے کبھی سرخ، کبھی سبز اور کبھی کالے نظر آرہے تھے۔ کچھ دیر بعد دھوپ کی گرمی کے ساتھ ساتھ آگ کے شعلوں کی گرمی نے بھی بوڑھے کو آلیا لیکن وہ چلتا رہا۔ جب قریب پہنچا تو ایک شخص نے بوڑھے کا خیر مقدم کیا۔ یہ شخص ان دونوں نوجوانوں سے مختلف تھا۔ یہ شخص انتہائی کالا اور بدشکل تھا۔ ناک ہاتھی کی ناک جیسی اور آنکھیں پیشانی پر، ایک موٹا سا ڈنڈا ہاتھ میں، جس کا سرا جلا ہوا۔

''آپ کون ہیں اور یہاں کیسے آئے ہیں؟'' کالے شخص نے بوڑھے سے دریافت کیا۔

''جایئے یہاں سے چلے جایئے، یہ کوئی اچھی جگہ نہیں ہے۔۔۔''

''مَیں سو گیا تھا۔ حساب کتاب سے رہ گیا تھا۔ جنّت اور اعراف میں میرا نام نہیں تھا۔ اب آپ مہربانی کرکے اپنے رجسٹر میں دیکھیں کہ میرا نام اس میں ہے کہ نہیں۔ میرا نام۔''

''یہاں کوئی رجسٹر وجسٹر نہیں ہے بابا۔'' بوڑھے کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس کالے شخص نے بتایا، ''جس کے گناہ ثوابوں سے زیادہ ہوں، ان کی جگہ یہیں ہے۔ یہاں نام کے ذریعے کوئی نہیں آتا۔ لیکن آپ کیسے آئے ہیں؟ یہاں تو ہر کسی کو فرشتے لاتے ہیں اور آگ سے بھرے ہوئے کنوؤں میں پھینک دیتے ہیں۔''

''میں حیران ہوں''۔ بوڑھے نے کہا۔ ''دنیا میں میری ایک بڑی قوم تھی۔ لیکن یہاں تو میری قوم کا ایک فرد بھی نظر نہیں آتا؟ شاید مجھ سے پہلے آئے ہیں۔ اگر میں انھیں دیکھ لیتا تو مجھے اپنی جگہ کا بھی پتا چل جاتا۔ آپ مہربانی کرکے مجھے وہ کنوئیں تو دکھا دیں، جہاں آپ کے بقول فرشتے لوگوں کو لاکر پھینک دیتے ہیں۔''

کالا شخص، جو اخلاق و ہمدردی کے لحاظ سے پچھلے دونوں نوجوانوں سے بہتر تھا، بوڑھے کو دوزخ کی سیر کرانے لگا تاکہ وہ اپنی قوم کو دیکھ سکے۔ بوڑھے نے دیکھا کہ آگ اور انگاروں سے بھرے ہوئے کنوؤں میں لوگ جل رہے ہیں۔

جب وہ ایک کنوئیں کے قریب پہنچے تو کالے شخص نے پُوچھا: ''کیا یہی ہیں آپ کے لوگ؟'' بوڑھے نے اپنی نگاہیں اٹھا کر کنوئیں کے اندر دیکھا، جہاں لوگ خاموشی سے جل رہے تھے۔ کوئی ایک شخص بھی ہاتھ پاؤں نہیں ہلا رہا تھا۔

''نہیں، یہ میری قوم نہیں ہے۔'' بوڑھے نے جواب دیا۔ ''میری قوم اتنی کاہل نہیں تھی۔۔۔''

www.ilmkidunya.com

کالا شخص بوڑھے کو ایک دوسرے کنوئیں کے قریب لے گیا اور اس سے پوچھنے لگا: ''کیا یہ ہے آپ کی قوم؟''

بوڑھے نے پھر نگاہیں اٹھا کر ایک دوسرے کنوئیں کے اندر دیکھا، جہاں سارے لوگ آپس میں بے پناہ ہمدردی رکھتے تھے اور ہر شخص کی کوشش یہی تھی کہ دوسرے کی بجائے وہی جل جائے۔''

''نہیں۔۔۔نہیں یہ قوم میری نہیں ہوسکتی۔ میری قوم اتنی متحد کبھی نہیں رہی۔'' بوڑھے نے پھر جواب دیا۔

دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ایک اور کنوئیں کے قریب پہنچے۔ بوڑھے نے کالے شخص کے کہنے پر اس کنوئیں میں بھی نگاہیں اٹھا کر دیکھا، جہاں سارے لوگ رو رہے تھے اور ایک دوسرے کے نیچے گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''نہیں، جی نہیں!'' بوڑھے نے کہا، ''ایسی بزدل قوم میری ہرگز نہیں ہوسکتی۔'' پھر دونوں ایک اور بڑے کنوئیں کے قریب گئے۔ اس کنوئیں کی آگ کنوئیں کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی۔

''کیا یہی ہے آپ کی قوم؟'' کالے شخص نے پھر بوڑھے سے دریافت کیا۔

بوڑھے نے کنوئیں کے لوگوں کی طرف دیکھا۔ پھر کچھ آگے بڑھا پھر اپنی آنکھیں موند کر اچھی طرح سے دیکھنے لگا۔ ذرا اور آگے بڑھا اور اپنی آنکھیں اچھی طرح سے موند کر بغور دیکھا، اور پھر بے ساختہ چیخ اٹھا:

''یہی ہے۔ یہی ہے۔۔۔میری قوم۔۔۔بے شک یہی ہے۔''

کالا شخص حیرت سے بوڑھے کو دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس نے اپنی قوم کو کس طرح پہچان لیا۔ پھر اس نے پوچھا:

''آخر آپ کی قوم کی شناخت کیا ہے؟ ان لوگوں کی شکلیں تو مسخ ہو چکی ہیں اور کھالیں تک اُتر چکی ہیں، اس حالت میں آپ نے کیونکر انھیں پہچان لیا؟''

''آپ کی بات درست ہے۔۔۔'' بوڑھے نے جواب دیا ''لیکن قوم شکل سے نہیں، کردار سے پہچانی جاتی ہے۔ دیکھیے، ہر فرد اسی کوشش میں ہے کہ کنوئیں سے باہر نکل جائے۔ جب ایک فرد کنوئیں کے کنارے تک پہنچ جاتا ہے اور باہر نکلنے ہی والا ہوتا ہے تو دوسرے افراد اس کے پاؤں پکڑ کر کھینچتے ہیں اور اسے دوبارہ کنوئیں میں گرا دیتے ہیں تا کہ وہ نکل نہ جائے کیوں کہ اس سے دوسرے افراد پیچھے رہ جائیں گے۔ یہ کردار دنیا میں میری قوم کے سوا اور کسی قوم کا نہ تھا۔ یہ غیر متحد اور بُغض و عناد رکھنے والی قوم میری ہے۔۔۔ مجھے جانے دو اسی کے پاس، کہ یہی ہے میری قوم!''

(بلوچی ادب سے ترجمہ از غنی پرواز)

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں:

(الف) افسانہ ''محشر'' میں درج دوپہر کی گرمی کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

(ب) بوڑھے آدمی نے نوجوان کو اپنے تعارف میں کیا بتایا؟

(ج) ''اِعراف'' سے کون سا مقام مراد ہے؟

(د) سیاہ فام نے بوڑھے آدمی کو جب دوزخ کی سیر کروائی تو وہاں لوگوں کے کیا حالات تھے؟

(ہ) بوڑھے آدمی نے اپنی قوم کے لوگوں کو کن عادات کی وجہ سے پہچانا؟

۲۔ درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) دنیا نظر آ رہی تھی:

(الف) چٹیا میدان (ب) بے آب و گیاہ میدان (ج) چٹیل میدان (د) بنجر میدان

(ii) رجسٹر کا بوجھ زیادہ تھا:

(الف) چار اونٹوں سے (ب) پانچ اونٹوں سے (ج) چھے اونٹوں سے (د) سات اونٹوں سے

(iii) ان دو زبانوں کے فرق نے دونوں کو کافی پریشان کر رکھا تھا:

(الف) اُردو اور بلوچی (ب) فارسی اور بلوچی (ج) سندھی اور بلوچی (د) عربی اور بلوچی

(iv) میری قوم اتنی نہیں تھی:

(الف) سست (ب) کاہل (ج) پسماندہ (د) ہوشیار

(v) قوم شکل سے نہیں پہچانی جاتی بلکہ اس کی پہچان ہوتی ہے اس کے:

(الف) افراد سے (ب) اقوال سے (ج) کردار سے (د) اخلاق سے

۳۔ کلیڈ کی قوم کے مجموعی رویّے پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

۴۔ افسانہ ''محشر'' کے اہم نکات کی روشنی میں خلاصہ تحریر کریں۔

۵۔ افسانہ ''محشر'' کا مطالعہ کرتے ہوئے مشکل الفاظ کی فہرست بنائیں اور جوڑیوں کی صورت میں ایک دوسرے سے ان کے معانی پوچھیں۔

www.ilmkidunya.com

۶۔ سیاق وسباق کے حوالے سے درج ذیل اقتباس کی تشریح کریں:

''بوڑھا مشرق کی طرف روانہ ہوا اور۔۔۔۔۔۔جس کا سرا جلا ہوا۔''

الفاظ متضاد: جن الفاظ کے معنی ایک دوسرے کے الٹ ہوں انھیں متضاد الفاظ کہتے ہیں۔ جیسے: ''ابتدا'' کا الٹ ''انتہا'' اور ''پانی'' کا الٹ ''آگ'' ہے۔

(الف) مکمل متضاد الفاظ: یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جن کے معنی ایک دوسرے کے بالکل برعکس ہوتے ہیں اور ان میں کوئی درمیانی کیفیت نہیں ہوتی۔

مثلاً: (i) دن۔۔۔رات (ii) حاضر۔۔۔غائب

(iii) زندہ۔۔۔مردہ (iv) ایمان۔۔۔کفر

(ب) نسبتاً متضاد الفاظ: یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جن کے درمیان مختلف درجے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً:

گرم۔۔۔سرد (درمیان میں نیم گرم، معتدل ہو سکتا ہے۔)

(ج) دوطرفہ متضاد الفاظ: یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور ایک کے بغیر دوسرا نامکمل ہوتا ہے۔

مثلاً: (i) استاد۔۔۔شاگرد (ii) سوال۔۔۔جواب بیچنا۔۔۔خریدنا

۷۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور دونوں الفاظ کو ایک جملے میں استعمال کریں:

بہار، روشنی، آباد، آغاز، غلامی

۸۔ امدادی افعال کے اصول مدِنظر رکھتے ہوئے درج ذیل الفاظ سے جملے بنائیں:

چاہنا، ہونا، رکھنا، پڑنا، ڈالنا

خط نویسی: خط دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان تحریری رابطے کا ذریعہ ہے جس میں خیالات، معلومات اور جذبات کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ خط عربی زبان کا لفظ ہے۔ خط کو ''نصف ملاقات'' بھی کہا جاتا ہے۔

خط کی اقسام: مقصد اور موقع کی مناسبت سے خط کی کئی اقسام ہیں:

(i) غیر رسمی/نجی/ذاتی خطوط:

یہ خطوط دوستوں، رشتہ داروں یا عزیزوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور ان میں ذاتی خیالات، تجربات اور حالات وغیرہ کا تذکرہ ہوتا ہے۔

(ii) رسمی خطوط:

یہ خطوط سرکاری یا کاروباری مقاصد اور اداروں کے درمیان رسمی خط کتابت کے لیے لکھے جاتے ہیں۔ ان میں زبان اور اُسلوب بہت

www.ilmkidunya.com

رسمی اور محتاط ہوتا ہے۔ موضوع کو مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً: شکایتی خط، نوکری کے لیے درخواست، اداروں کے درمیان مراسلت وغیرہ۔

خط کے اجزا:

(۱) مقامِ روانگی (۲) اندراجِ تاریخ (۳) القاب (۴) آداب و تسلیمات

(۵) نفسِ مضمون (۶) اختتامی کلمات (۷) مکتوب نگار کا نام اور پتا (۸) مکتوب الیہ کا نام اور پتا

خط نویسی کے لیے ضروری ہدایات:

☆ خط میں سادگی کے اصول کو پیشِ نظر رکھیں۔ رسمی خطوط میں معیاری اور ادبی زبان جب کہ غیر رسمی خطوط میں عام بول چال کا اسلوب اختیار کریں۔

☆ تصنع اور بناوٹ سے کام نہ لیں۔ ضروری باتوں تک محدود رہیں اور غیر ضروری تفصیلات سے گریز کریں۔

☆ خط کا انداز موضوع سے مطابقت رکھتا ہو۔ خط کی عبارت صاف اور خوش خط ہو۔

۹۔ اخبار کے مدیر کے نام خط لکھیں جس میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے مسئلے کو اجاگر کیا گیا ہو۔

www.ilmkidunya.com

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ انٹرنیٹ یا لائبریری کی مدد سے لوک کہانیوں/لوک داستانوں پر مشتمل مواد تلاش کریں اور اس سے حاصل شدہ روایتی اور ثقافتی معلومات جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔

☆ طلبہ قومی شناختی فارم کے نمونے کا بغور مطالعہ کریں۔ اس میں پوچھے گئے کوائف اور معلومات کو توجہ سے پڑھیں اور فارم کو انفرادی طور پر پُر کرنے کی مشق کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ سبق کے آغاز میں افسانہ نگار غوث بہار اور مترجم غنی پرواز کا جامع تعارف پیش کیا جائے۔

☆ طلبہ کو بلوچی ادب اور اس کے اردو تراجم کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

☆ افسانے کے عنوان ''محشر'' کے لغوی اور معنوی پہلوؤں پر گفت گو کی جائے۔

☆ کردار نگاری، ماحول اور افسانے کے سماجی پس منظر پر روشنی ڈالی جائے۔

☆ سبق کے اختتام پر افسانے کے اخلاقی اور سماجی پیغام پر گفت گو کی جائے۔